مزاحیہ شاعری۔ ان کی شاعری کے دونوں انداز ان کی مقصدی وحدت کے آئینہ دار ہیں۔ وہ حسن معنی کے ساتھ ' حسن اظہار کو بھی مد نظر رکھتے ہیں۔ پروفیسر عنایت علی خان شاعری کی جملہ اصناف میں مہارت اور اردو روز مرہ اور محاورہ پر پوری گرفت رکھتے ہیں۔ ان کا کلام دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انھیں تلاش الفاظ میں زیادہ تگ و دو نہیں کرنا پڑتی لیکن وہ پہلے سے موجود الفاظ و تراکیب پر بھی قناعت نہیں کرتے۔ ان کی اخاذ طبیعت انھیں نت نئے اسالیب اختیار کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ پرانے الفاظ و تراکیب کے پیمانے ان کے خیالات کی جدت و ندرت کی تاب لانے سے عموماً قاصر رہتے ہیں۔ اس لیے وہ اپنے لیے نئے الفاظ اور نئی تراکیب تراشتے رہتے ہیں' تاہم ان کی جدت پسندی ان مفاسد سے پاک ہے جن سے عام طور پر نام نہاد جدت پسند مگر خام طبع شاعروں کا کلام' مملو ہوتا ہے۔ ان کا ہر شعر ان کے افکار کی پختگی اور مہارت فن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس سے قبل ان کی متعدد تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں۔ تازہ تصنیف' عنایتیں کیا کیا ان کی سنجیدہ و مزاحیہ شاعری کا مجموعہ ہے۔ ان کی منظومات کے موضوعات اکثر و بیشتر دینی اور ملی ہیں اور وہ اپنے کلام سے بانگ درا اور حدی خوانی کا کام لیتے ہیں۔ وہ کبھی حمد و نعت سے جذبات ایمانی بیدار کرتے ہیں' کبھی ذکر اسلاف سے افراد ملت کو آمادہ عمل کرتے ہیں اور کبھی معاصر اسلامی تحریکوں اور مساعی جہاد کے تذکرے سے' دلوں میں نئی امنگیں ابھارتے ہیں۔ دیکل جدید' عبدالمالک شہید سے' بوسنیا کی پکار' شیشان کے مجاہدو! خدا حافظ' ایسی نظمیں پڑھ کر ان کے ملی رجحان اور تاثیر کلام کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے کی ایک قابل ذکر نظم "افغان مجاہدوں سے" ہے۔

ان کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری میں مزاح کے ساتھ' ان کے مشاہدے کی گہرائی اور گیرائی بھی نظر آتی ہے۔ یہ رنگ کبھی ہلکا ہوتا ہے اور کبھی شوخ۔ وہ ماحول کے مضحک پہلوؤں کو ہمیشہ مد نظر رکھتے ہیں اور ان کے حوالے سے مزاح کے پھول برساتے رہتے ہیں۔ اسی طرح وہ خرابیوں پر طنز کے تیر چلاتے ہیں۔ یہ تیر عموماً ٹھیک نشانے پر بیٹھتے دکھائی دیتے ہیں۔ انھوں نے متعدد چھوٹی بڑی نظموں اور غزلوں میں مزاح کے پھول برسائے اور طنز کے تیر چلائے ہیں۔

عنایتیں کیا کیا کا سرورق دیدہ زیب' کتاب کی طباعت عمدہ اور قیمت مناسب ہے۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)

رہنمائے تربیت (کارکنان دعوت و تبلیغ کے لیے لائحہ عمل)' تالیف: ہشام الطالب' ترجمہ: شاہ محی الحق فاروقی۔ ناشر: عالمی ادارہ فکر اسلامی' ایف ۱۰/۲' اسلام آباد۔ صفحات: ۱۳۳۔ قیمت: ۲۰۰ روپے۔

جو کام کسی زمانے میں کسی خصوصی تربیت کے بغیر، اس کے لیے کتابیں لکھے بغیر، بہ حسن و کمال انجام دیے جاتے تھے، اب انھیں برا بھلا انجام دینا سکھانے کے لیے، خصوصی کورس اور کتابیں ہوتی ہیں۔ تدریس کو ہی لے لیں۔ فن تدریس کا کوئی کورس کیے بغیر اعلیٰ سے اعلیٰ استاد ہوتے تھے (اب بھی ہوتے ہیں)۔ اب اس کے لیے ڈپلوما، سرٹیفکیٹ اور ڈگری کورس ہوتے ہیں جن سے گزرنے کے بعد، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص اچھا استاد ہو گیا ہے۔ اسی طرح، انتظام ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے، لیکن اب "انتظامیات" ایک باقاعدہ علم ہے۔ معمول کے کسی کام کو فن بنا کر، اس کی تفصیلات اور جزئیات مرتب کرنا، دور جدید کا تقاضا بھی ہے اور یقیناً مفید بھی ہے۔ دعوت و تبلیغ کا کام روز اول سے ہوتا آیا ہے۔ اس کے لیے تفاسیر قرآن، احادیث اور اسلامی لٹریچر میں ضروری رہنمائی موجود ہے۔ نیز دور جدید کی اسلامی تحریک نے سید مودودی علیہ الرحمہ کی رہنمائی میں تنظیم جماعت، اجتماعی زندگی، نظم جماعت، سمع و طاعت، تعمیر سیرت، تزکیہ نفس، اجتماعی تربیت اور اپنی اصلاح آپ جیسے موضوعات پر وقیع لٹریچر اردو زبان میں پیش کیا ہے اور عملاً برت کر، تجربات کی روشنی میں ایک شاہ راہ واضح کر دی ہے۔

اس کتاب کی اصل اہمیت یہ ہے کہ اس میں ان موضوعات کو ایک جدید انداز کے کورس کی طرح مرتب کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا لائحہ عمل ہے جس سے زیر تربیت افراد کی لگن میں اضافہ، ان کے علم میں ترقی اور ابلاغ، انتظامی امور اور منصوبہ بندی کے شعبوں میں ان کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا ہو سکتا ہے۔ کتاب کے مندرجات نظری سے زیادہ عملی پہلوؤں پر مرکوز ہیں۔ ایک فرد کی شخصی تعمیر سے لے کر دعوت اسلامی کی توسیع تک، اس سلسلے میں موثر اجتماعات منعقد کرنے سے لے کر دعوت اسلامی کی منصوبہ بندی تک اور دعوت و تبلیغ کے معروف طریقوں سے لے کر عصر حاضر کی بہترین سہولتوں کے استعمال پر غور و فکر تک، جیسے بے شمار مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ بعض عنوانات سے کتاب کی وسعت کا اندازہ ہو سکتا ہے: ۱- قیادت کی ذمہ داریاں ۲- مہارت میں اضافہ اور ذاتی ترقی ۳- تربیت دینے والوں کی تربیت ۴- نوجوانوں کے کیمپ۔ ہر حصہ کئی ابواب پر مشتمل ہے اور عملی انداز سے، چارٹوں، مشقوں اور سوالات سے تفہیم کی کوشش کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر میٹنگ (اس کا ترجمہ اجتماع نہیں کیا گیا ہے) پر ۳۰ صفحات کے دو ابواب ہیں۔ چیک لسٹ سمیت ہر متوقع صورت حال کی نشان دہی کرتے ہوئے، اسے زیادہ سے زیادہ مفید اور موثر بنانے کا طریقہ کار تجویز کیا گیا ہے۔

کتاب مفید ضرور ہے، لیکن جیسا کہ خود مصنف نے لکھا ہے کہ یہ کتاب بین الاقوامی قارئین کی ضرورتوں اور مشکلات کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے (ص ۷)۔ مصنف امریکہ میں مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن میں تربیتی امور کے ذمہ دار رہے ہیں۔ ان تجربات کی اور اس ماحول کی جھلک اجنبیت کا احساس دلاتی

ہے۔ اگر مترجم محض ترجمہ نہ کرتے بلکہ اردو میں موجود لٹریچر اور پاک و ہند کی تحریک اسلامی کے حالات و ضروریات کے لحاظ سے تدوین نو کرتے تو یہ کاوش کہیں زیادہ مفید ہو جاتی۔

اس کتاب کا اصل چیلنج یہ تھا کہ اس کا ایسا ترجمہ کیا جاتا کہ جو ترجمہ محسوس نہ ہو بلکہ مقامی حالات کے مطابق اردو میں لکھی گئی ایک طبع زاد کتاب محسوس ہوتی۔ بدقسمتی سے ایسا نہ ہو سکا۔ حالانکہ اس پر محنت کی گئی اور اس وجہ سے تاخیر بھی ہوئی۔ بعض ترجمے غیر ضروری محسوس ہوئے' مثلاً مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کو "مسلم طلبہ کی انجمن" کہا گیا جبکہ "ایم ایس اے" کا استعمال ابلاغ کے لیے زیادہ بہتر تھا۔ اسی طرح ISNA کو "شمالی امریکہ کی اسلامی انجمن" لکھا گیا ہے' ان لفظی ترجموں کی ضرورت نہ تھی۔

فی زمانہ کتاب کی زیادہ ضخامت (اور اس کی وجہ سے قیمت بھی) اس کی طباعت و اشاعت میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔ اسے تین چار حصوں میں پیش کیا جاتا تو استفادہ کرنے والوں کا دائرہ وسیع ہو جاتا۔

یہ کتاب' دعوت و تبلیغ کے اردو خواں کارکنان کو' اردو میں موجود لٹریچر سے بے نیاز نہیں کرتی' بلکہ بہتر اور موثر استعمال کے لیے راہیں سجھاتی ہے۔ فنی نوعیت کی کتاب ہے' اس لیے خشک ہے اور عمل کے لیے ارادے اور عزم کی طالب ہے۔ ان موضوعات کو کورس کی طرح پڑھنے اور لائحہ عمل کو' ہدایت نامہ کی طرح استعمال کرنے کی روایت اور عادت نہ ہو' تو اس سے فائدہ اٹھانا مزید مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ کتاب "خرم جاہ مراد" کے نام منسوب کی گئی ہے جو اس کے اچھے اور معیاری ترجمے کے خواہاں تھے۔ (مسلم سجاد)

شیطان عظیم امریکہ سے پرسوز آواز حق' ریمزے کلارک' مولف: شفیق الاسلام فاروقی۔ ناشر: حرا پبلی کیشنز' ۲۵۔ چیٹرجی روڈ' کیپر سٹریٹ' اردو بازار' لاہور۔ صفحات: ۴۸۔ قیمت: ۲۰ روپے۔

شفیق الاسلام فاروقی ایک بزرگ اور درد مند اہل قلم ہیں۔ وہ اپنے مضامین کے ذریعے بعض مغربی اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی دلچسپ تحریروں سے اردو قارئین کو مستفید کرتے رہتے ہیں۔ زیر نظر کتابچے کے ذریعے انھوں نے امریکہ کے سابق اٹارنی جنرل مسٹر ریمزے کلارک کے ایک مصاحبہ (Impact' دسمبر ۱۹۹۷ء) کا ترجمہ مع تبصرہ و تجزیہ پیش کیا ہے۔ یہ چشم کشا مصاحبہ (انٹرویو) مسٹر کلارک کی سلامت طبع اور حق گوئی کا آئینہ دار ہے۔ کلارک نے عالم اسلام بالخصوص عراق کے بارے میں امریکی پالیسی کی کھل کر مذمت کی ہے جس کے نتیجے میں حصول خوراک پر پابندیوں کی وجہ سے اب تک وہاں ۱۵ لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

کلارک نے امریکی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ملک' جھوٹے ایشوز بنانے اور اچھالنے میں ماہر ہے۔ امریکہ نے عراق پر وحشیانہ اور بے رحمانہ بمباری کر کے عراق کو ناقابل بیان مصائب